Tahrik-e-Jadid

LEAD SIMPLE LIVES

FIRST DEMAND OF TAHRIK E JADID

Chapter 20 v 132 Translation

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰ
وةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ۔ ﴿۱۳۲﴾ سُوْرَةُ طٰهٰ

اور ہم نے جو کچھ ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زندگی کی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو
اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا پھیلا کر مت دیکھ '(کیونکہ یہ سامان ان کو اس لئے
دیا گیا ہے) کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں 'اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق سب سے
اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔ سُوۡرَۃُ طٰہٰ۔ ۱۳۲۔ تفسیر صغیر

And strain not thy eyes after what We have bestowed on some classes of them to enjoy for a short time—the splendor of the present world—that We may try them thereby. And the provision of thy Lord is better and more lasting.

انسان بعض دفعہ دوسرے کی دولت دیکھ کر لالچ میں آجاتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ دولت اس کو مل جائے لیکن اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب یورپین قومیں ترقی کریں اور بہت دولت سمیٹ لیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی دولت دیکھ دیکھ کر لالچ میں نہ آئیں کیونکہ یہی دولت آخران کی تباہی کا موجب ہوگی جیسا کہ موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دولت کو دیکھ کر روس کے منہ میں پانی بھر آیا اور اس نے بھی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ایجاد کر لیے تا کہ ان کی مدد سے مغربی ممالک کی دولت چھین لے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرماتا ہے کہ تم اپنی دولت خدا کے ہاں جمع کرو۔ کیونکہ جو دولت خدا کے ہاں جمع ہوتی ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ اور وہ بہتر بھی ہوتی ہے اور ہمیشہ قائم بھی رہتی ہے۔ تفسیر کبیر

Commentary

All international jealousies and rivalries which result in wars and consequently in much human misery and bloodshed are the result, direct or indirect, of a mad hunger for material wealth and physical comforts.

Muslims are warned not to cast covetous looks on the wealth and riches of other people and not to think that the acceptance of Islam by the wealthy people only will add to its glory and power and will accelerate its progress.

On the contrary, material wealth will prove a source of great affliction and distress for nations hankering after it. In fact mad competition for the acquisition of wealth has brought all the misery to the world.

Rivalries among western nations know no end and they have already caused two highly destructive wars and there is no knowing when humanity is to be thrown into the vortex of a third war, far more destructive than its two predecessors.

The Holy Quran with Five Volume Commentary (Vol 4)

Darsul Quran: Chapter 20 V125-136
Hazrat Khalifatul Masih Rabeh (ra)

14:44 - 20:40

حدیثِ نبوی ﷺ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى اَهْلِ اُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ اِنِّي فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللَّهِ لأَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الآنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ۔
اَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ۔وَاِنِّي وَاللَّهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

حدیثِ نبوی ﷺ

قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ لیث بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، یزید نے ابوالخیر سے، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن باہر تشریف لے گئے اور اُحد والوں کا اُسی طرح نماز جنازہ پڑھا جس طرح کہ آپؐ میت کا جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپؐ منبر پر آئے اور فرمایا: میں تمہارا پیشرو ہوں اور میں تمہارے متعلق گواہ ہوں اور میں اللہ کی قسم اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا فرمایا زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور بخدا مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر ہے کہ کہیں دنیا میں ایک دوسرے کی ریس نہ کرنے لگ جاؤ۔ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب نمبر ۷، حدیث نمبر ۶۴۲۶، جلد نمبر 15 صفحہ نمبر ۱۹۲

The Holy Prophet ﷺ came out one day and offered the funeral prayer for the people of Uhud in the same manner as he would offer the funeral prayer for the deceased.

Then he came to the pulpit and said:
"I am your predecessor, and I am a witness over you. By Allah, I can see my Fountain even now, and I have been given the keys to the treasures of the earth—or he said, the keys of the earth. By Allah, I do not fear that you will become polytheists after me; rather, I fear that you will begin competing with one another for worldly wealth."

(Sahih al-Bukhari, Kitab al-Riqaq, Chapter 7, Hadith 6426)

حدیثِ نبوی ﷺ

حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ لَوْ اَنَّ
ابْنَ آدَمَ اُعْطِيَ وَادِيًا مَلأً مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ اُعْطِيَ ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلاَ يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلاَّ
التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

حدیثِ نبوی ﷺ

ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا۔ میں نے حضرت ابن زبیرؓ سے سنا جبکہ وہ مکہ میں منبر پر کھڑے اپنی تقریر کر رہے تھے کہتے تھے: اے لوگو! نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اگر ابن آدم کو ایک وادی بھی سونے کی بھری ہوئی دی جائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری بھی چاہے گا اور اگر دوسری بھی دی جائے تو اس کے ساتھ تیسری بھی چاہے گا اور مٹی ہی ابن آدم کے پیٹ کو بھر سکتی ہے اور اللہ رحم کرتا ہے اس پر جس نے توبہ کی۔ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب نمبر ۱۰، حدیث نمبر ۶۴۳۸، جلد نمبر 15 صفحہ نمبر ۲۰۰

"O people! The Holy Prophet ﷺ used to say: 'If the son of Adam were given a valley full of gold, he would desire another one along with it. And if he were given a second one, he would desire a third. Nothing can fill the belly of the son of Adam except dust. And Allah shows mercy to the one who repents.'"

(Sahih al-Bukhari, Kitab al-Riqaq, Chapter 10, Hadith 6438)

Hazrat the Promised Messiah (as) states in *Kashti-e-Nuh* (Noah’s Ark):

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتیِ نوح میں فرماتے ہیں کہ :

غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گِد اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کی تمام اندرونی اعضا کاٹ دیے ہیں پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔

روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۲، کشتی نوح۔

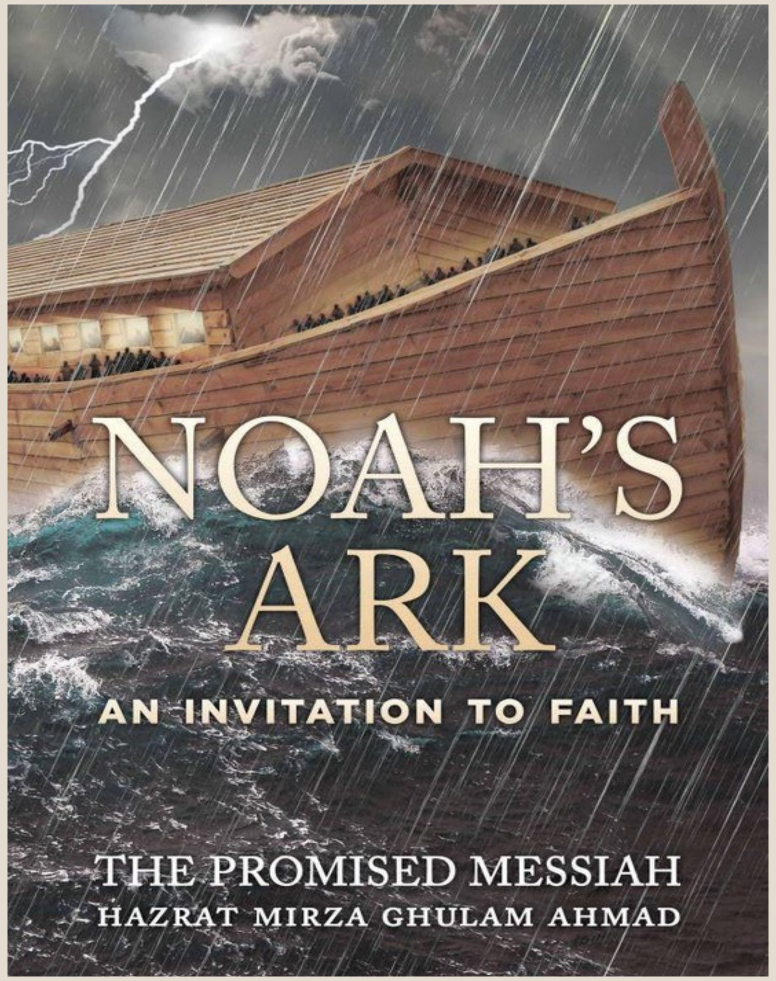

Do not follow other people, for they have become wholly reliant on material means. Just as a snake devours dirt, they consume the filth of inferior worldly means. They gorge themselves on carrion in the manner of vultures and dogs. They have become estranged from God; they have worshipped men, devoured the flesh of swine, and consumed wine as though it were water. They have become lifeless, for they place all their reliance on material resources and do not seek the help of God.

The heavenly soul has escaped their bodies as a pigeon flies from its nest. They are afflicted with the leprosy of material worship, which has consumed their internal organs.

Thus, be aware of this leprosy. I do not forbid you to employ material means within moderation, only that you do not become slaves to them like other nations and that you do not forget the God who is the very provider of these means. Had you possessed insight, you would have seen that God is everything and all else is nothing.

(Noah's Ark Page 36)

Demand of Tarik e Jadid

First demand among the 27 demand of Tahrik e Jadid is to

Lead simple lives.

میں نے کہا تھا کہ اپنے اخراجات کم کرو اور اخراجات میں کمی کر کے جو رقم تمہارے پاس بچے وہ اسلام کی ترقی کے لیے دو اور اخراجات میں کمی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کرو جسے دو ہزار روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے وہ اپنے اخراجات کے لحاظ سے کمی کرے اور جسے دس روپے ملتے ہیں وہ اپنے اخراجات کے لحاظ سے کمی کرے اور اس طرح جو روپیہ بچے وہ چندے میں دے دیا جائے مگر معلوم ہوتا ہے چندہ دینے کا یہ گُر جو میں نے بتایا تھا جماعت نے اس پر عمل نہیں کیا۔ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ تم منہ سے کہتے ہو ہم اپنا سب کچھ اسلام کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار ہیں حالانکہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہوتا اس صورت میں تمہارا دعویٰ کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے؟ تمہارا فرض ہے کہ پہلے مٹھی میں کچھ لو اور پھر دینے کا نام لو اور مٹھی میں لینے کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنی زندگیوں میں تغیر پیدا کرو۔ کھانے میں، پینے میں، پہننے میں اور مکان کی آرائش و زیبائش غرض ہر چیز میں فرق کرو اور اپنی حیثیت کے مطابق کرو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ غریب شخص بھی اتنا ہی چندہ دے جتنا ایک امیر دیتا ہے بلکہ اگر وہ پانچ روپے دے سکتا ہے تو پانچ ہی دے مگر پانچ روپے دینا بھی غریب شخص کے لیے تبھی ممکن ہے جب اپنے اخراجات میں کمی کرے جیسا کہ ایک امیر کے لیے پانچ سو روپے چندہ دینا بھی اسی وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ وہ قربانی کر کے اخراجات کو کم نہیں کرتا۔

خطبہ جمعہ، فرمودہ ۱۷ اگست ۱۹۳۶ء

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، جلد اوّل، صفحہ ۳۰۷

Tahrik-e-Jadid

Hazrat Musleh-e-Maud, Khalifatul Masih II (ra), said:

“I had said that you should reduce your expenses, and whatever amount remains with you as a result of reducing your expenses, you should give it for the advancement of Islam. Everyone should reduce their expenses according to their own financial circumstances. A person who receives a monthly salary of two thousand rupees should reduce his expenses according to his means, and one who receives ten rupees should likewise reduce his expenses according to his means. The money saved in this way should then be given as Chanda.

But it appears that the Jama’at has not acted upon the method of giving Chanda that I had explained. In the beginning, I had said that you verbally claim, “We are ready to sacrifice everything we have for the sake of Islam,” whereas in reality you have nothing to sacrifice. In such circumstances, how can your claim be true?

It is your duty to first put something in your hand and then speak of giving it. By “putting something in your hand” I mean that you should bring a change into your lives. Make a difference in your eating, drinking, clothing, and the decoration and adornment of your homes—in short, in every aspect of life—and do so according to your means.

I do not say that a poor person should give as much Chanda as a wealthy person. Rather, if he can afford to give five rupees, then let him give five rupees. But even giving five rupees is possible for a poor person only when he reduces his expenses. Similarly, for a wealthy person, giving five hundred rupees as Chanda is not truly possible unless he makes a sacrifice and reduces his expenses. ”

(Khutba Jumma August 17th 1936. Tahrik e Jadid Aik Ilahi Tahrik Volume 1 Page 307)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"جب انسان کے پاس ہے ہی کچھ نہیں تو وہ قربانی کیا کرے گا؟ اگر تمہارے جسم کے اندر روح موجود ہے تو تم جان کی قربانی پیش کر سکتے ہو مگر جب روح ہی نہیں تو جان کی قربانی کے کیا معنی؟ اسی طرح جو شخص اقتصاد کی مدد سے کچھ رقم پسنداز نہیں کرتا وہ مالی قربانی کس طرح کر سکے گا؟ اور جو شخص جلد جلد کام کرنے کا عادی نہیں وہ وقت کی قربانی کس طرح کر سکتا ہے؟ وقت کی قربانی وہی کر سکتا ہے جو جلد کام کرنے کا عادی ہو، جان کی وہی قربانی کر سکتا ہے جس کے پاس جان ہو اور مالی قربانی وہی کر سکتا ہے جس نے محنت سے کام کیا ہو اور پھر اقتصاد سے کچھ بچایا بھی ہو۔

پس جب تک تحریک جدید کے سارے حصوں پر عمل نہیں ہوتا اور ہر ایک مطالبے کو مدّنظر نہیں رکھا جاتا اس وقت تک ہم ترقی کے میدان میں نہیں اتر سکتے۔

پس یاد رکھو! کہ منہ کی قربانی کسی کام کی نہیں قربانی وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ہو۔ منہ کی قربانی کی تو وہی مثال ہے "سو گز واروں ایک گز نہ پھاڑوں" اور اس سے اسلام کو یا دین کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا"

خطبہ جمعہ، ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، جلد اول، صفحہ ۳۲۹

Tahrik-e-Jadid

Hazrat Musleh-e-Maud, Khalifatul Masih II (ra), said:

"When a person has nothing, what sacrifice can he make? If there is a soul within your body, then you can offer the sacrifice of your life; but when there is no spirit, what does it mean to sacrifice your life?

Similarly, how can a person make a financial sacrifice if, through economy and frugality, he does not save some money? And how can a person sacrifice his time if he is not accustomed to working promptly? Only the person who is accustomed to working quickly can sacrifice his time; only the person who possesses life can sacrifice his life; and only the person who has worked hard and then saved something through frugality can make a financial sacrifice.
Therefore, until all aspects of Tahrik-e-Jadid are acted upon, and every one of its demands is kept in view, we cannot enter the field of progress.

So remember! A sacrifice merely made with words is of no benefit. True sacrifice is that which is made in the real sense.

The example of a verbal sacrifice is like saying:
'It is like making grand promises of sacrifice while being unwilling to give up even the smallest thing.'

Such a sacrifice can provide absolutely no benefit to Islam or to religion."

(Khutba Jumma 19th September 1936 Tahrik e Jadid Aik Ilahi Tahrik Volume 1 Page 329)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر فرمودہ بائیس نومبر انیس سو چوالیس کو تحریک جدید کے متعلق فرمایا

"اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ سادہ بنائیں۔ کھانے، پینے، پہننے میں سادگی پیدا کریں-اور اپنے ماحول کو سادہ بنائیں۔اپنی گفتگو میں سادگی اختیار کریں۔جب تک زندگی کے ہر شعبے میں سادگی نہ اختیار کی جائے گی، تبلیغ کماحقہ نہیں کی جاسکے گی۔ جس شخص کی زندگی سادہ نہ ہو، وہ سادہ تمدن رکھنے والے لوگوں سے خطاب بھی نہیں کر سکتا، وہ ان کو اپنی بات سمجھا بھی نہیں سکتا اور ان تک اپنی آواز نہیں پہنچا سکتا اور اس طرح ان کی ہدایت کا موجب نہیں بن سکتا۔ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا ہوا آدمی میدان میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے کس طرح خطاب کر سکتا ہے؟"

تقریر ۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، جلد دوم، صفحہ ۴۴۴

Hazrat Musleh-e-Maud, Khalifatul Masih II (ra),
said concerning Tahrik-e-Jadid:

"Make your lives as simple as possible. Bring simplicity into your eating, drinking, and clothing, and make your surroundings simple as well. Adopt simplicity in your speech.

Unless simplicity is adopted in every aspect of life, the propagation of Islam cannot be carried out as it should be. A person whose life is not simple cannot effectively address people who live a simple way of life.

He cannot make them understand his message, nor can he make his voice reach them, and thus he cannot become a means of their guidance.

How can a person sitting on the top of a mountain address people sitting down in the plain?"

(Speech November 22 1944 Tahrik e Jadid Aik Ilahi Tahrik Volume 2 Page 444)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

"پس تعیش کے سامانوں کو مٹاؤ، اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ اور اس امر کو سمجھ لو کہ سادہ زندگی دلوں میں محبت پیدا کرتی اور فسادوں اور لڑائیوں کو دنیا سے دور کرتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں، اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرو تا کہ دنیا تمہارے لیے بھی جنت بن جائے اور تمہارے دوسرے بھائیوں کے لیے بھی جنت بن جائے۔ اے میرے رب تو ہمیں اس کی توفیق دے"

خطبہ جمعہ، ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، جلد دوم

Hazrat Musleh-e-Maud, Khalifatul Masih II (ra), said:

"Therefore, eliminate the means of luxury, simplify your lives, and understand that a simple life creates love in people's hearts and removes conflicts and quarrels from the world. I say again: simplify your lives and strive to follow the teachings of Islam, so that the world may become a paradise for you as well as a paradise for your fellow brothers. O my Lord, grant us the strength and ability to do so."

(Khutba Jumma April 30th 1943 Tahrik e Jadid Aik Ilahi Tahrik Volume 2)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اسلام مساوات چاہتا ہے اور اس کی یہی صورت ہے کہ یا سادہ تمدن رکھنے والوں کو اوپر لایا جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دوسرے اور زیادہ سادگی اختیار کریں۔ اگر کوئی جماعت چاہتی ہے کہ معیار زندگی کو بلند کرے تو اسے کوشش کرنی چاہیے کہ دوسروں کا معیار زندگی بھی بلند ہو-اور جب تک یہ نہ ہو، اپنا معیار بھی نیچے رکھے تا مساوات قائم ہو سکے اور باہم میل جول میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ جب تک دنیا میں ایسی اقوام موجود ہیں، جو ادنیٰ حالت میں ہیں، اس وقت تک ہمارے لیے کسی اونچی جگہ کا خواب دیکھنا بھی ممکن نہیں۔ اس وقت تک ہمارے لیے ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ جو خدا تعالیٰ جو کچھ دے لے لیں اور پھر اسے دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لیے خرچ کریں اور دوسروں کو اوپر لے جانے کے لیے اسے کام میں لائیں اور جب دوسرے بھی اوپر آ جائیں تو پھر خود بھی آئیں۔ صحابہ کرام نے بے شک دولتیں بھی کمائیں مگر انہیں اپنے آرام اور آسائش پر خرچ نہیں کیا بلکہ دین کی راہ میں خرچ کرتے رہے-

تقریر، ۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، جلد دوم، صفحہ ۴۴۴

Hazrat Musleh-e-Maud, Khalifatul Masih II (ra), said:

"Islam desires equality, and the way to achieve this is either to raise those who live a simple way of life, or, if this is not possible, for others to adopt greater simplicity themselves. If a community wishes to raise its standard of living, it should strive to raise the standard of living of others as well. Until this is achieved, it should keep its own standard of living lower, so that equality may be established and no barrier may arise in mutual interaction and fellowship.

As long as there are nations in the world living in deprived and humble circumstances, it is not possible for us even to dream of attaining a higher position. Until then, we have only one path: to accept whatever Allah Almighty bestows upon us, and then spend it for the improvement and welfare of others, using it to help raise them up. When others have also risen, then we too should rise.

The Companions of the Holy Prophet ﷺ certainly earned wealth, but they did not spend it on their own comfort and luxury. Rather, they continued to spend it in the cause of faith."

(Speech November 22 1944 Tahrik e Jadid Aik Ilahi Tahrik Volume 2 Page 444)

Further Reading

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ: سادگی، مسکینی اور قناعت پسندی

خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اگست 2005ء

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

https://new.alislam.org/library/books/khutbat-e-masroor-vol-3?page=485.

https://www.alislam.org/friday-sermon/2005-08-12.html

شادیوں کے موقع پر فضول خرچی سے اجتناب

خطباتِ محمود، جلد 17، سال 1936ء

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

https://new.alislam.org/library/books/khutbat-e-mahmud-v17?page=764